LIDA Stories

lidastories.net

اگوسٹینو کی کہانی

LIDA Italia
Billie Cejka Risnes
Yasir Tayyab

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
https://creativecommons.org/licenses/by/4.0

اگوسٹینو کی کہانی

LIDA Italia
Billie Cejka Risnes
Yasir Tayyab

5

اردو ur

میرا نام اگوسٹینو ہے اور میری عمر اکاون سال ہے۔ میرا کام سائیکل کے ذریعے کھانا پہنچانا ہے۔ میری دو بیٹیاں ہیں، لیکن ہم بہت کم بات کرتے ہیں۔ ان کی ماں اور میں اب ساتھ نہیں رہتے کیونکہ ہم طلاق یافتہ ہیں۔

میں اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہوں، کیونکہ میں طلاق کے بعد کرایہ ادا کرنے کی گنجائش نہیں رکھتا۔ اس شہر میں کرایہ بہت زیادہ ہے۔

میں چند ماہ پہلے ایک کمپنی میں صفائی والے کے طور پر
کام کر رہا تھا۔ میں ٹوٹی ہوئی چیزوں کی مرمت کرتا، سامان
اٹھاتا، اور جب کسی کو ضرورت پڑتی تو میں اس کی مدد
کرتا۔ ایک دن کمپنی نے مجھے نوکری سے نکال دیا۔ مجھے
سمجھ نہیں آیا کہ مجھے کیوں نکالا گیا۔

ایک لمبے عرصے کے بعد ہماری ساری محنت رنگ لائی۔ ایک
بڑی ڈیلیوری کمپنی کو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑا اور ملازمین
کو مستقل ملازمتیں دینا پڑیں۔ پوری دنیا میں کہیں پر بھی
ایسا واقعہ پہلی بار ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ چیزیں بہتر ہونا
شروع ہو رہی ہیں۔

میں نے بہت سے لوگوں کو سائیکل پر کھانا پہنچاتے دیکھا۔ میں سائیکل چلانا جانتا ہوں، اس لیے میں نے ایک بڑی ڈیلیوری کمپنی کے دروازے پر دستک دی۔ انہوں نے مجھے ہر ڈیلیوری کے لیے تین یورو دینے کی پیشکش کی۔ میں روزانہ چالیس یورو کماتا ہوں اور اگر میری بہت خوش نصیبی ہو اور گاہک مجھے ٹپ دے دیں تو ساٹھ یورو کما لیتا ہوں۔

دوسری کمپنیوں کے سامان پہنچانے والے لوگوں کے ساتھ مل کے میں نے مقامی یونین کے ساتھ ملازمین کے حقوق پر کورس کیے۔ انہوں نے ہمیں مفت قانونی مشورہ فراہم کیا۔ ہم نے مزید اہمیت اور حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی۔

مجھے کسی بھی چھٹی والے دن تنخواہ نہیں ملتی، بیمار ہونے پر کوئی رقم نہیں ملتی اور مجھے شاید ہی کوئی حقوق حاصل ہوں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ ٹھیک ہے، لیکن مجھے نوکری کی ضرورت ہے۔ دیگر ملازمین میں سے زیادہ تر دنیا بھر سے آئے ہوئے مہاجرین ہیں۔

سامان پہنچانے والے کئی لوگ روزانہ حادثات میں زخمی ہو جاتے ہیں۔ پھر، جب ایک پچیس سالہ سامان پہنچانے والا آدمی کار کے ٹکرانے سے مر گیا، تو حکام نے ہمیں اہم سمجھنا شروع کردیا۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ اس کی موت کے بعد یہ اقدام ہوا۔